گوشوں تک پہنچایا۔ ہمیں سندھ اس لیے عزیز ہے کہ اس سرزمین سے شیخ الاسلام حضرت بہاؤ الدین ذکریا ملتانی اور حضرت جلال الدین بخاری ایسے صاف باطن اور پاک مشرب بزرگوں کے روحانی فیوض و برکات کے چشمے پھوٹے ۔ اور سندھ ہمیں اس لیے بھی عزیز ہے کہ اس کی خاک کا ذرّہ ذرّہ لعل شہباز قلندر، شاہ عبداللطیف بھٹائی اور سچل سرمست ایسے خدارسیدہ بزرگوں کے سرمدی نغموں سے سرشار اور ان کے وجدان و عرفان کا آئینہ دار ہے۔

کتاب پر، مرتّب کتاب جناب مراد علی مرزا نے ایک مقدمہ بھی سپردِ قلم کیا ہے جو بہترین معلومات کا حامل ہے ۔ اس میں اختصار کے ساتھ سندھ کی پوری علمی تاریخ بیان کر دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ابتدا سے لے کر اب تک یہ خطّہ مختلف وجوہ سے نہایت اہمیت کا حامل رہا ہے اور اس کی تہذیب و ثقافت کے دائرے دُور دُور تک پھیلے ہوئے ہیں جو بہت ہی معلوماتی بھی ہیں اور بے حد دلچسپ بھی !

کسی زبان کے کلامِ شعری کو دوسری زبان میں منتقل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ترجمے میں کئی پیچیدگیاں باقی رہ جاتی ہیں لیکن یہ ترجمہ اس درجہ عمدہ ہے کہ اس میں کوئی گنجلک یا پیچیدگی باقی نہیں رہی ۔شعر کا ترجمہ شعر ہیں، بڑے سلیقے اور بہتر انداز سے کیا گیا ہے۔

ختم النبوّت

تصنیف : مولانا احمد رضا خاں بریلوی ۔ ناشر: مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور

کتابت ، طباعت ، کاغذ ، جلد اور سرورق بہتر

صفحات ۱۱۱ قیمت : ۲۵/ ۵ روپے

مولانا احمد رضا خاں بریلوی مرحوم معروف عالم دین اور بہت سی کتابوں کے مصنّف ہیں بعض مسائل فقہیہ میں وہ اگرچہ سخت ہیں ، مگر واقعہ یہ ہے کہ علم و تحقیق میں اپنا ایک خاص مقام رکھتے ہیں ۔ زیر نظر کتاب " ختم النبوت " ان کی ایک تحقیقی تصنیف ہے ۔ کتاب کا موضوع نام سے ظاہر ہے ۔ اس میں انھوں نے قرآن و حدیث ، صحابۂ رسولِ اکرم ، ائمہ کرام

اور مختلف علمائے عظام کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالے کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد نہ کسی ظلی نبی کی آمد کی گنجائش ہے، نہ امتی نبی کے پیدا ہونے کا امکان ہے اور نہ اصلی نبی کے ظہور کی کوئی وجہ ہے۔ آنحضرت کی تشریف آوری کے بعد کسی نئے نبی کی آمد کے ہر قسم کے امکانات قطعی طور سے ختم ہو گئے۔

کتاب میں ان تمام توجیہات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے، جو ختم نبوت کے بارے میں بعض حلقوں کی طرف سے کی گئی ہیں اور پھر ان کا تفصیل سے جواب دیا گیا ہے۔ مولانا مرحوم نے لکھا ہے کہ سلسلۂ نبوت جاری رہنے کے دروازے بالکل بند ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کتاب اپنے موضوع میں علمی اور محققانہ ہے۔ اس کے مندرجات سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

کتاب کے ساتھ ہی چوبیس صفحے کا ایک اور رسالہ ہے جس کا نام "السوء العقاب علی المسیح الکذاب" ہے۔ یہ بھی مولانا رضا احمد خاں مرحوم کا تصنیف کردہ ہے۔ اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تردید کی گئی ہے۔ یہ رسالہ بھی جو کہ کتاب "ختم النبوت" کے ساتھ ہی مجلد ہے، علمی مواد پر مشتمل ہے۔ اس طرح یہ کتاب ۱۳۵ صفحات پر مشتمل ہے۔

یوں تو کتاب معنوی خوبیوں کے ساتھ ساتھ ظاہری محاسن سے بھی مزین ہے، مگر یہ بات عجیب سی معلوم ہوئی کہ عبارت میں نہ تو وقف کی کوئی علامت ہے اور نہ الگ الگ پیرے بنائے گئے ہیں۔ پھر عربی عبارتوں کا ترجمہ تو بے شک الگ پیرے سے شروع کیا گیا ہے مگر جہاں ترجمہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس سے اگلی عبارت اس کے ساتھ ہی چلتی ہے۔ حالانکہ اس کو ترجمے سے ممیز کر کے علیحدہ پیرا بنا کر لکھنا چاہیے تھا۔ پرانے زمانے میں تو رواج یہی تھا، مگر اب تو اس کو ایک "عیب" سمجھا جاتا ہے۔ ناشر کو اس کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔ امید ہے آئندہ ایڈیشن میں ترتیب کے اس "عیب" کو رفع کر دیا جائے گا۔